## چندسلام

## علامه سيدكلب احمد ماتى جائسي

جاتے ہیں شہ مدینے کو ویرال کئے ہوئے ہیں مصطفیٰ گدا کو سلیمال کئے ہوئے اور میں ہول قصدِ منزلِ عرفال کئے ہوئے ہوئے ہو کے دل کی ظلمتوں میں چراغال کئے ہوئے عالم کو زیر بارِ صد احسال کئے ہوئے عابد کی مشکلوں کو ہے آسال کئے ہوئے زمم جگر کا شکر سے درمال کئے ہوئے صدیاں اگرچہ گذری ہیں احسال کئے ہوئے زینب ہے رُخ پہ بال پریشال کئے ہوئے مقصد کی برتری کو نمایاں گئے ہوئے موئے مقصد کی برتری کو نمایاں گئے ہوئے مقصد کی برتری کو نمایاں گئے ہوئے مقادہ رہی کوچے کا سامال گئے ہوئے

## محسنانيت

راحت کو راہِ دوست میں قرباں کئے ہوئے رہے میں فقر و فخر کو کیساں کئے ہوئے شعمِ محبتِ شعبِ مرداں ہے رہ نما داغِ غم حسین کی تابندگی نہ پوچھ خوابیدہ کربلا میں ہیں اب مطمئن حسین قید، ان کی حربیت کا سبق ہے، یہ اعتاد اصغر کے بعد ہیں شیہ دیں عازم جہاد انسانیت ہے آج بھی منت کشِ حسین انسانیت ہے آج بھی منت کشِ حسین منابر ہیں مظاہرہ صبر و شکر سے ماتی مظاہرہ صبر و شکر سے ماتی، سرائے دہر میں غافل نہ سویے

## نقش جلی

زمانہ ورنہ صدہا سال کا کچھ کم نہیں ہوتا رُمونِ رحمت باری کا جو محرم نہیں ہوتا جو س کر واقعاتِ کربلا پُرغم نہیں ہوتا قناعت کو خیالِ فرقِ بیش و کم نہیں ہوتا بیہ ننہا زینتِ بزم بنی آدم نہیں ہوتا غم دنیا کسی تدبیر سے جب کم نہیں ہوتا جلی ہوتا ہے یہ نقشِ وفا مبہم نہیں ہوتا دلوں سے کم شہیر کربلا کا غم نہیں ہوتا نہیں ہوتا کی بزم میں کوئی جگہ اس کی دل انسال نہیں وہ سنگ ہے یا اور ہی چھ ہے ہوس کے واسطے تو گنج قاروں بھی نہیں کافی ملائک کی بھی محفل ذکرِ حیررؓ سے مزین ہے تسلی ہوتی ہے ذکرِ غم شبیرؓ سے دل کو جبیں روشن ہے نورِ الفتِ حیررؓ سے اے ماتی